

## 21969-مسجد میں نماز کی ادائیگی کے وجوہ کے لیے مسافت کتنی ہے؟

سوال

میں ان شاء اللہ برطانیا کا سفر کر رہا ہوں تقریباً وہاں ایک ہفتہ رہوں گا جہاں میری رہائش ہے وہاں سے مسجد تقریباً ڈیڑھ کلو میٹر کی مسافت پر ہے میں اذان نہیں سن سکتا کیونکہ برطانیا کی اکثر جگہوں پر بلند آواز سے نہیں کسی جاتی، اگر میں روزانہ پانچ بار اتنی مسافت طے کر کے باجماعت نماز کے لیے مسجد جاؤں تو مجھے مشقت اٹھانی پڑے گی (اللہ نے مجھے ابھی صحت سے نوازا ہے، لیکن روزانہ پانچ بار یہ مسافت طے کرنے کے لیے جحد در کار ہے) مجھے علم ہے کہ میں بس استعمال کر سکتا ہوں لیکن یہ روزانہ پانچ بار ہے جس میں بست جدوجہد کرنا ہو گی، لہذا کیا میرے لیے اپنی رہائش میں اس اتنی مدت (ایک ہفتہ) انفرادی نماز ادا کرنا جائز ہے؟

میں نے پڑھا ہے کہ جس مسافت سے اذان سنائی نہ دیتی ہو وہ پانچ کلو میٹر ہے، لیکن میرے خیال میں یہ مسافت بہت طویل ہے، کہ مسلمان شخص سے یہ مسافت طے کر کے مسجد جانے کا مطالبہ کیا جائے تاکہ وہ نماز باجماعت ادا کرے، اس پر مسترد یہ کہ میرے خیال میں اتنی طویل مسافت سے اذان کی آواز سنائی دے جاتے، حتیٰ کہ اگر فناء میں خاموشی بھی ہو میرے خیال میں اس کے متعلق حساب لگانے میں غلطی ہوتی ہے، گوارش ہے کہ آپ اس کے متعلق اپنی رائے کی وضاحت کریں کہ جہاں میں رہوں گا وہاں نماز ادا کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

"عام حالت میں لا ڈپسیکر کے بغیر اذان کی آواز سننے والے پر اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنی واجب ہے جہاں وہ اذان ہوتی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس نے اذان سنی اور وہ نماز کے لیے نہ آیا تو بغیر عذر کے اس کی نمازی ہی نہیں"

اسے ابن ماجہ دارقطنی اور ابن جبان نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ عذر کیا ہے؟

تو انہوں نے فرمایا: خوف، یا بیماری۔

صحیح مسلم میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

ایک نابینا شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسجد تک لانے کے لیے کوئی نہیں تو کیا میرے لیے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت ہے؟

تور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو؟

تو اس نے جواب دیا: جی ہاں، تور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آیا کرو"

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

(جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو مسلمان ہو کر ملے تو اسے یہ نمازیں وہاں ادا کرنے کا التراجم کرنا چاہیے جہاں اذان ہوتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن الحدیث مشروع کیں، اور یہ سنن الحدیث میں ہے میں، اگر اپنے گھر میں پیچھے رہنے والے شخص کی طرح تم بھی اپنے گھروں میں نماز کرو تو تم نے اپنے نبی کی سنن کو ترک کر دیا، ہم نے دیکھا کہ منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا وہی اس سے پیچھے رہتا، یا پھر مریض، ایک شخص کو لا یا جاتا اور وہ دوآدمیوں کے درمیان سوارا لے کر آتا اور اسے صفت میں کھڑا کر دیا جاتا)

صحیحین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے کہ:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ نماز کے لیے اذان کا حکم دوں اور پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت کرانے کا حکم دوں اور پھر میں اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو جن کے پاس ایندھن ہو لے کر ان مردوں کے پیچھے جاؤں جو نماز کے لیے نہیں آئے اور انہیں گھروں سمیت جلا کر راکھ کر دوں"

نماز کی شان تنظیم اور مساجد میں نماز باجماعت کی ادائیگی پر ابھارنے والی احادیث بہت میں، مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ مساجد میں نماز ادا کرنے کی محاफلہ کریں، اور ایک دوسرا کے کو اس کی تلقین اور اس پر تعاون کریں...

لیکن جو شخص مسجد سے اتنا دور ہو کہ لا ڈسپیکر کے بغیر اذان کی آواز نہ سنتا ہو تو اس کے لیے مسجد میں جانا لازم نہیں، مذکورہ احادیث کے ظاہر کی بنا پر اسے اور اس کے ساتھ دوسروں کو اپنی مستقل نماز باجماعت ادا کرنے کا حق حاصل ہے.

لیکن اگر وہ مشقت اٹھا کر ان مساجد میں نماز باجماعت ادا کریں دور ہونے کی بنا پر جن کی اذان بغیر لا ڈسپیکر سنائی نہیں دیتی تو ان کے لیے اس میں عظیم اجر و ثواب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"لوگوں میں سب سے زیادہ اجر و ثواب اسے حاصل ہوتا ہے، جو سب سے زیادہ دور ہو اور زیادہ چل کر آئے"

مسجد کی طرف جانے کی فضیلت اور اس پر ابھارنے کی احادیث بہت زیادہ میں.

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے.

مجموع فتاویٰ اشیع ابن بازر جمہ اللہ (12/58-61).

اذان کی ساعت کے ضابطہ میں علماء کرام کا کہنا ہے:

امام شافعی رحمہ اللہ کستے ہیں:

جب اذان دینے والا سننے والا ہو (یعنی ہرہ نہ ہو) اور رضاء میں خاموشی اور سکون، اور ہوا میں ٹھراوے ہو، لیکن اگر اذان دینے والا ہرہ ہو اور آدمی غافل ہو، اور رضاء میں خاموشی و سکون نہ ہو تو بہت ہی کم اذان سنائی دیتی ہے.

دیکھیں: الام (1/221).

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ "المجموع" میں کہتے ہیں:

اذان کی ساعت میں معتبر ہے کہ موذن شہر کے کنارے کھڑا ہو اور ماحول میں خاموشی اور سکون ہو تو اس اذان کے سنبھالے پر نماز بآجاعت مسجد میں ادا کرنا لازم ہے، اور اگر نہیں سنبھال تو لازم نہیں۔ اح

دیکھیں: *المجموع شرح التحذیب للنوعی* (4/353).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

وہ جگہ جہاں سے غالباً اذان سنائی دیتی ہے اگر موذن بہرہ نہ ہو وہ بلند و بالا جگہ ہے، اور فناء میں سکون و خاموشی ہو، اور آوازوں میں ٹھراو اور سنبھالنے والا نہ تو ہو و لعب میں مشغول ہو اور نہ بھولا ہو۔

دیکھیں: *المغنی* (2/107).

واللہ اعلم۔